

کی۔ پھر وسعت مطالعہ، وقتِ نظر اور حسنِ ذوق کی بنا پر ان کے متعلق قلب میں اذعان پیدا ہو گیا۔ اب اگر یہ روشنی ملا عبد الصمد سے ملی، جیسا کہ میرزا غالب نے کہا اور شیفۃ کے بیان سے اس کی تائید مزید ہوئی، تو اس باب میں رد و کد کی صفیں بچھانے اور لپیٹنے سے دنیاۓ علم کے کون سے لیے آباد گوشے میں آباد کاری کا بندوبست ہو سکتا ہے؟

**شعر گوئی:**

میرزا ابتداء سے شعر کہنے لگے تھے۔ اس بارے میں ان کے مختلف بیانات موجود ہیں جن میں آغاز شاعری دس پندرہ کے درمیان ساڑھ نظر آتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ سلسلہ دس گیارہ برس ہی کی عمر میں شروع ہو گیا تھا، مگر جن اشعار کو کلام کی حیثیت میں محفوظ رکھنے لگے۔ وہ پندرہ برس یا اس کے آس پاس ہی کی عمر کے ہوں گے۔

شعر گوئی کی ابتداء اردو زبان میں ہوئی، جو میرزا کی مادری زبان تھی، مگر یقین ہے کہ کبھی کبھی وہ فارسی بھی کہتے ہوں گے۔ ان کے ابتدائی دور کے اردو اشعار دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ وہ فارسی زبان میں ترقی کی خاصی منزلیں طے کر چکے تھے۔ لیکن مطالعہ کے آغاز میں انھوں نے ان فارسی شعرا کا کلام بڑے ذوق و شوق سے دیکھا تھا جنھیں خیال بند مانتا جاتا ہے۔ مثلاً جلال اسیر، شوکت بخاری، بیدل عظیم آبادی، خصوصاً بیدل سے وہ اس درجہ متاثر ہوئے کہ اردو میں بھی انہی کا انداز اختیار کر لیا، حالانکہ اردو اپنی سادگی میں خیال بندی کے دقائق کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی۔ لہذا غالب کو مجبوراً فارسی کا سہارا لینا پڑا۔ یوں ان کے ابتدائی اشعار عام اردو شعروں کے مقابلے میں بہت مغلق اور پیچیدہ ہو گئے۔ جب ذہن و فکر نے درجہ بلوغ حاصل کیا اور نیک و بد کی تمیز پیدا ہوئی تو بیشتر اشعار قلم زد کر دیئے اور انہیں مستند کلام کے درجے سے خارج ہی کر دینا مناسب تھا۔ ۱۹۲۱ء میں نسخہ حمید یہ کے نام سے جو مجموعہ شائع ہوا، اس سے غالب کے شاعرانہ کمالات میں ہرگز کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا تھا، البتہ فکر غالب کے ارتقائی ملا سراج معلوم کرنے کے لیے اسے حدود درجہ قیمتی ذریعہ ضرور مانا جاسکتا ہے۔